۸۸۸۱
۳۵/۵/۱۵

Darul Ifta Darul uloom

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فون پر ابتدا میں ہیلو کہنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

آج کل یہ سوال اکثر لوگوں کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے کہ فون پر لفظ "Hello" کہنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیونکہ آج کل کثرت سے یہ بات انٹرنیٹ اور موبائل پیغامات کے ذریعہ پھیل رہی ہے کہ "ہیلو" کہنا جائز نہیں ہے، ان پیغامات میں کہا جا رہا ہے کہ یہ لفظ "Hello"، "Hell" سے نکلا ہے اور "Hell" انگریزی زبان میں جہنم کو کہتے ہیں، اس لیے "Hello" کا مطلب ہے جہنمی۔

لہٰذا اس سوال کے جواب سے پہلے یہ تحقیق ضروری ہے کہ اس لفظ کے لغوی معنی کیا ہیں؟ اس کا مادّہ اشتقاق کیا ہے؟ اور اس کا استعمال کن کن مواقع پر کن معنی میں ہوتا ہے؟

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظِ "ہیلو" محض ایک تسلیماتی لفظ (Greeting) ہے، اور اسی حیثیت سے آج کل معاشرے میں رائج ہے، اگرچہ دیگر معانی میں بھی اس کا استعمال ہے، مثلاً حیرانگی یا غصہ کے اظہار کے لیے یا کسی کی توجہ حاصل کرنے کے لیے بھی اس کا استعمال انگریزی زبان میں عام ہے، اسی طرح گفتگو کی ابتداء میں حال چال پوچھنے کی غرض سے بھی اس کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔ لیکن ان میں کسی جگہ بھی اس کا استعمال بد دعائیہ کلمہ کے طور پر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا مطلب ان جگہوں میں سے کسی بھی جگہ "جہنمی" لیا جاتا ہے۔ چنانچہ بنیادی طور پر اگر دیکھا جائے تو یہ لفظ محض ایک تسلیماتی لفظ ہے، کوئی بد دعائیہ کلمہ نہیں ہے۔ مشہور انگریزی لغات مثلاً "آکسفورڈ ڈکشنری"، "چیمبر ڈکشنری"، "کیمبرج ڈکشنری" اور "مریم ویبسٹر ڈکشنری" میں اس لفظ سے متعلق یہی تفصیلات درج ہیں، جو ابھی بیان کی گئی ہیں، اور کم وبیش یہی تفصیلات دیگر انگریزی لغت کی کتابوں میں درج ہیں۔

Oxford dictionaries:

Definition of *hello* in English:

Hello

(also hallo or hullo)
EXCLAMATION
1Used as a greeting or to begin a telephone conversation.
1.1*British* Used to express surprise.
1.2Used as a cry to attract someone's attention.
1.3Used informally to express sarcasm or anger.

Merriam-Webster's **Dictionary**:

hel·lo

used as a greeting
:The act of saying the word *hello* to someone as a greeting
—used when you are answering the telephone

Full Definition of *HELLO*
: An expression or gesture of greeting —used interjectionally in greeting, in answering the telephone, or to express surprise

Examples of *HELLO:*
They welcomed us with a warm *hello.*
Origin of *HELLO:*
Alteration of *Hollo*
First Known Use: 1877

Chamber Dictionary:

hello, hallo or hullo *exclamation* 1 used as a greeting, to attract attention or to start a telephone conversation. 2 expressing surprise or discovery.

Cambridge Dictionary:

English definition of "hello"

hello

exclamation, noun /hel'əʊ/ /-'oʊ/ (UK ALSO hallo, hullo)

A1 used when meeting or greeting someone:*Hello, Paul. I haven't seen you for ages.* A1 something that is said at the beginning of a phone conversation:*"Hello, I'd like some information about your flights to the US, please."* something that is said to attract someone's attention:

لفظِ "Hello" کی ابتداء سے متعلق بہت سے لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اس لفظ کا موجد مشہور سائنسدان تھومس الوا ایڈیسن (Thomas Alva Edison) ہے، اور اس نے یہ لفظ فون کال کے شروع میں ابتدائی تسلیماتی (greeting) کلمات کے طور پر متعارف کروایا، جبکہ دوسری طرف ٹیلیفون کے موجد گراہم بیل کا اصرار یہ تھا کہ ابتدائی کلمہ "ahoy" ہونا چاہیئے، یہ ساری تفصیل ولیم گرمز "WILLIAM GRIMES" نے نیویارک ٹائمز میں ۵ مارچ ۱۹۹۲ء میں اپنے شائع ہونے والے مضمون "The great `Hello` mystery is solved" میں بیان کی ہے۔

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ تھومس الوا ایڈیسن اس کا موجد نہیں ہے جیسا کہ مشہور کتاب "Memories of Heaven and" نے اپنے ایک مضمون "Heinz Insu fenkl" کے مصنف "my ghost brother Hello" میں بیان کیا ہے (یہ مضمون realms of fantasy نامی میگزین میں 2001 کو شائع ہوا تھا)۔

لیکن مطالعہ سے جو بات سامنے آئی ہے اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ تھومس ایڈیسن اس کا موجد نہ ہو مگر کم سے کم فون پر اس کو متعارف کروانے والا وہی ہے بہر حال اس کے بعد سے اس لفظ کو کافی شہرت ملی اور اب یہ لفظ بلا کسی مذہب اور قوم کی تخصیص کے تھوڑے بہت لہجے کے فرق کے ساتھ دنیا بھر میں تسلیماتی لفظ کے طور پر مشہور ہے، خصوصاً ٹیلیفون کال پر ابتدائی کلمات کے طور پر اس کی شہرت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

اور جہاں تک بات اس لفظ کے مادّہ اشتقاق کی ہے تو اس کے بارے میں اکثر لغت کی مشہور کتابوں میں درج ہے کہ یہ "Hollo"، "Hallo"، "Holla" یا "Hullo" کی بگڑی ہوئی شکل ہے، اور یہ الفاظ اپنی اصل وضع کے اعتبار سے توجہ حاصل کرنے کے معنی میں آتے ہیں، جیسا کہ اوپر انگریزی زبان کی چند مشہور ڈکشنریز کی عبارات سے

واضح ہے، نیز علم اشتقاق ہی سے متعلق "رابرٹ کے۔ برنہارٹ" کی مشہور ڈکشنری "Chamber dictionary of etymology" کی تصریح سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہے، اس ڈکشنری کی عبارت یہ ہے:

"hello

1883, alteration of *hallo*, itself an alteration of *holla*, *hollo*, *a shout to attract attention,*

البتہ "Heinz Insu fenkl" کا (جس کا ذکر پیچھے آیا ہے) مضمون اس سلسلہ میں خاص دلچسپی کا حامل ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ اس نے اپنے مذکورہ مضمون ہی میں اس مادّہ اشتقاق کی نفی بعض علم اشتقاق کے ماہرین کے حوالے سے کی ہے، لیکن بعض کی رائے لازمی بات ہے وہ اعتماد حاصل نہیں کر سکتی جو اکثریت کی رائے کو حاصل ہے۔ نیز انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بعض حضرات نے Hello کے لفظ میں Hell آنے کی وجہ سے یہ کوشش بھی کی کہ اس کی جگہ "HeavenO" کر دیا جائے، مگر ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ ان حضرات کی یہ کوشش اور ذہنیت اس لفظِ Hello کی تاریخ اور حقیقت سے ناواقفیت کی بنا پر تھی۔

اس کے بعد موصوف نے اس لفظ Hell کے بہت سے معانی بیان کئے، جن میں ایک معنی گریک بائبل (Greek bible) کے حوالے سے "اَن دیکھا" (Unseen) بھی بیان کیے، اور پھر لفظ Hello کی دور دراز کی تاویلات اور ترکیبات سے بعض ایسے معنی بھی بیان کیے ہیں جن میں جہنم کے معنی پائے جاتے ہیں، البتہ اس کے معنی "جہنمی" ہونا پھر بھی کہیں بیان نہیں کیا، مگر اس طرح کی دور دراز تاویلات سے تو سینکڑوں الفاظ کے غلط معنی نکالے جا سکتے ہیں، لیکن حتمی بات وہی ہوگی جو لغت اور علم اشتقاق کے ماہرین کی رائے ہوگی۔ پھر اپنے مضمون کے آخر میں انہوں نے ترجیح اسی بات کو دی ہے کہ بفرض محال اگر Hello کو Hell سے کسی بھی طرح متعلق مانا جائے تو اس کے معنی اَن دیکھی چیز کے ہوں گے، اور اس کی مناسبت ٹیلیفون سے یہ ہوگی کہ اس میں بھی صرف انسان کی آواز سنائی دیتی ہے، انسان دکھائی نہیں دیتا۔

خلاصہ اس ساری بحث کا یہ ہوا کہ لفظ "Hello" محض ایک تسلیماتی لفظ (Greeting) ہے، اور اسی میں اس کا استعمال شائع ہے، اس کے معنی "جہنمی" کسی بھی طور پر درست نہیں ہے۔ اس لیے فی نفسہ فون پر لفظ "Hello" کا استعمال جائز ہے، گناہ نہیں ہے۔

البتہ بحیثیتِ مسلمان ہمارے شایانِ شان یہ ہے کہ لفظ "Hello" کے بجائے "السلام علیکم" کہا جائے اور اسی کی ترویج کی جائے تو ہر لحاظ سے بہتر ہے، اس لفظ کو ادا کرنے سے سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا اور نیز یہ لفظ دوسرے مسلمان کے حق میں ایک بہترین دعا بھی ہے کہ "اللہ تم پر سلامتی نازل کرے"، نیز حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ" اسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت براء ابن عازبؓ فرماتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، ان سات چیزوں میں سے جن کا حکم آپ ﷺ نے فرمایا ایک یہ تھی کہ "سلام کو پھیلاؤ"۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ "سلام، کلام سے پہلے ہے" یعنی پہلے سلام کرو اور پھر کلام کرو، اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کے "جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے چاہیئے کہ اس (بھائی) کو سلام کرے"۔

ایک اور موقع پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اسلام کا بہترین عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ "کھانا کھلاؤ اور سلام کرو ایسے شخص کو بھی جس کو تم جانتے ہو اور ایسے شخص کو بھی جس کو تم نہیں جانتے"۔

نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تمام سنتوں کی طرح اس سنت پر بھی عمل کرنے کا خاص اہتمام فرمانا ثابت ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ صرف اسی ارادے سے بازار تشریف لے جاتے کہ جو ملے اسے سلام کریں۔

لہٰذا اگرچہ فون پر Hello کہنا شرعاً جائز ہے، لیکن السلام علیکم جیسی عظیم سنت، نیکی اور دعا کو چھوڑ کر ایک ایسے لفظ کو اپنے معمولات میں شامل کر لینا جس کا کوئی اخروی فائدہ نہ ہو، ایک مسلمان کی شان کے خلاف ہے، اور بحیثیتِ مسلمان حضورِ اقدس ﷺ کی تعلیمات، صحابہ کرامؓ کا عمل اور شعائرِ اسلام ہر لحاظ سے ہمارے لیے مقدم اور محترم ہیں، اور حقیقت یہ ہے یہ کلمہ اللہ ربّ العزت کی طرف سے بڑا انعام ہے جو امّتِ محمدیہ کو دیا گیا ہے کہ محض ایک تعارفی اور کلام کی ابتداء کے کلمات کو بھی نہ صرف یہ کہ عبادت بنا دیا بلکہ مستقل ایک ایسی دعا بنا دیا جس کا ہر انسان ہر وقت محتاج ہے، لہٰذا بہترین بات یہ ہے کہ "Hello" کی جگہ السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالی جائے اور اس کا جواب وعلیکم السلام کہہ کر دیا جائے۔

صحيح مسلم - عبد الباقي - (1 / 74)

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم * لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا أولا أدلكم على شيء إذا فعلتموه تحاببتم أفشوا السلام بينكم.

سنن أبي داود-ن - (4 / 517)

عن أبي هريرة قال إذا لقي أحدكم أخاه فليسلم عليه فإن حالت بينهما شجرة أو جدار أو حجر ثم لقيه فليسلم عليه أيضا.

الموطأ - رواية يحيى الليثي - (2 / 961)

قال الطفيل فجئت عبد الله بن عمر يوما فأستتبعني إلى السوق فقلت له وما تصنع السوق وأنت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم بها ولا تجلس في

مجالس السوق قال وأقول اجلس بنا ها هنا نتحدث قال فقال لي عبد الله بن عمر يا أبا بطن وكان الطفيل ذا بطن إنما نغدو من أجل السلام نسلم على من لقينا

سنن الترمذي – (5 / 59)

عن جابر بن عبد الله قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم السلام قبل الكلام.

صحيح البخاري–نسخة طوق النجاة – (1 / 13)

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما أن رجلا سأل النبي ﷺ أي الإسلام خير قال تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف.............والله سبحانه وتعالى اعلم